سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۸۵

طریق محبت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۸۵

طریقِ محبت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنّہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : طریقِ محبت

واعظ : عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۲۶/ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ مطابق ۳۰/ اکتوبر ۱۹۹۷ء، بروز جمعرات

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مقام : یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، بالمقابل چڑیاگھر، لاہور

تاریخ اشاعت : ۲/ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۱/ مئی ۲۰۱۵ء بروز جمعرات

زیرِ اہتمام : شعبہ نشرواشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051
ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشرواشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشرواشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

طریقِ محبت

نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾[۱]

راہِ خدا میں تیز رفتاری کا طریقہ

جب میں نے اس آیت کو پڑھا تو میرے دل میں فوراً اس کا ترجمہ یہ آیا کُوْنُوْا مَعَ الْعَاشِقِیْنَ کہ عاشقوں کے ساتھ رہو۔ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس گاڑی میں پیٹرول نہ ہو تو کب تک اس کو دھکا دیتے رہوگے، ارے انجن میں پیٹرول ڈالو پھر دیکھو کیسے بھاگتی ہے کہ دھکے دینے والے جو پسینہ پسینہ ہورہے تھے وہ بھی اس میں بیٹھ جائیں گے۔ لہٰذا کب تک خوف کے ڈنڈے سے عمل کروگے، دل میں اللہ کی محبت کا پیٹرول ڈلوالو پھر ایسا بھاگوگے کہ لوگ حیران رہ جائیں گے کہ بھئی! یہ تو بہت ہی تیز رفتار جارہا ہے۔ اللہ کے عاشق دنیاوی رفتار کے لحاظ سے تو بالکل سست اور کاہل معلوم ہوتے ہیں، لیکن آخرت کے کاموں میں وہ انتہائی تیز رفتار ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

[۱] التوبۃ:۱۱۹

کارِ دنیا را ز کُل کاہل تر اند
در رہِ عقبیٰ ز مہ گو می برند

جنھوں نے اللہ کو پہچانا وہ آپ کو ساری دنیا میں سب سے زیادہ کاہل ملیں گے، مگر کس سے؟ دنیا کے کام سے۔ دنیا کے کاموں سے ان کا دل اُچاٹ ہو جاتا ہے لیکن آخرت کے کاموں میں ان کی رفتار چاند سے زیادہ تیز ہوتی ہے، لہٰذا یہ مت سمجھنا کہ وہ ہر لحاظ سے کاہل ہیں، وہ غیر اللہ سے کاہل ہیں مگر اللہ پر جان دیتے ہیں، کتنی ہی حسین لڑکی سامنے آجائے مجال ہے کہ وہ نظر اٹھا کر دیکھ لیں، فوراً نظر نیچی کرلیں گے، کوئی حسین لڑکا سامنے ہو تو نظر نیچی کرلیں گے۔ اگر کوئی نظریں نیچی نہیں کرتا تو یہ نیچا آدمی ہے، اللہ والا نہیں ہے، مولیٰ کی محبت اس پر غالب نہیں ہے، یہ گراؤنڈ فلور میں گھسنا چاہتا ہے، یہ بے وقوف و احمق ہے، اس کی عادتیں گندی ہیں۔ اللہ والے ہمیشہ اپنے مولیٰ پر فدا رہتے ہیں اور ہر وقت اپنی جان خدا پر نثار کرتے رہتے ہیں۔ اور جان کیسے دیتے ہیں؟ خودکشی نہیں کرتے، اپنی آرزو اللہ پر فدا کرتے ہیں۔ جس خوشی سے مولیٰ ناراض ہوتا ہے کہ اس شکل کو دیکھ لو یہ لڑکا یا لڑکی بہت حسین ہے وہ اپنی اس بُری خواہش کو اللہ کے حکم کی تلوار سے کاٹتے رہتے ہیں۔

دل میں دریائے خون کب بہتا ہے؟

آہ! حکیم الامت فرماتے ہیں کہ اے دنیا والو! تم کیا جانو اللہ والوں کے مجاہدات کو ؎

اے ترا خارے بپانہ شکستہ کے دانی کہ چیست
حالِ شیرانے کہ شمشیر بلا بر سر خورند

تمہارے پیر میں تو کبھی کانٹا بھی نہیں چبھا، تم کیا جانو ظالمو! ان اللہ والے شیروں کو، ان شیروں کا حال تمہیں کیا معلوم جو ہر وقت اللہ کے حکم کی تلوار کھاتے رہتے ہیں اور ان کے دل میں دریائے خون بہتا ہے۔ حاسدین چاہتے ہیں کہ غیبت کرکے، حسد کرکے اللہ والوں کے چراغ کو بجھا دیں۔ اس پر میرا شعر ہے ؎

ایک قطرہ وہ اگر ہوتا تو چھپ بھی جاتا
کس طرح خاک چھپائے گی لہو کا دریا

ایک قطرۂ خون تو خاک سے چھپ سکتا ہے لیکن خون کا دریا کیسے پاٹو گے؟ جو ہر وقت اپنی آرزو کا خون کرتے رہتے ہیں، ہر وقت اپنی نظر کو بچا کر اپنی جان کو اللہ پر فدا کرتے رہتے ہیں اور فدا کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ جان میں حرام لذت نہ آنے دو، جان کی بازی لگا دو، دیکھنے کو کتنا ہی دل چاہے ارادہ کر لو کہ اس شکل کو نہیں دیکھنا اور دل سے کہہ دو کہ اے دل! تو میرا خدا نہیں ہے، میں بھی بندہ ہوں تو بھی بندہ ہے، بندے کا ہر جز بندہ ہے، تو کیسے اپنے مولیٰ کے حکم کو توڑ کر اپنی خوشی کو پوری کر سکتا ہے، میں تجھ کو توڑ دوں گا مولیٰ کے حکم کو نہیں توڑوں گا۔

اللہ تعالیٰ کے قرب کا سورج کب طلوع ہوتا ہے؟

دہلی میں مومن نام کا شاعر تھا، اس کا ایک دوست تھا آرزو، وہ بدعتی تھا، اور مؤمن اللہ والوں سے بیعت ہو گئے تھے لیکن اس پرانے دوست کی یاد آتی رہتی تھی، تنگ آکر ایک دن اپنے دل سے کہا ؎

لے آرزو کا نام تو دل کو نکال دیں
مؤمن نہیں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

اے دل! اگر تو نے میرے پرانے دوست آرزو کا نام لیا تو تجھ کو سینے سے نکال دوں گا۔ تو جب گندے کام کو دل چاہے، کسی نمکین یا حسین کو دیکھنا چاہے اس وقت دل کو مضبوطی سے یہ کہو کہ اے دل! تجھ کو توڑ دوں گا لیکن اللہ کے حکم کو نہیں توڑوں گا، تو بندہ ہے، وہ میرا مولیٰ، میرا پالنے والا ہے، اس نے ہم کو یہ آنکھیں دی ہیں، تیرے کہنے سے میں اس کو کیسے غلط استعمال کروں؟ جو ہر وقت خونِ آرزو پیتے ہیں ان کا دل لال ہو جاتا ہے۔ جب مشرق لال ہوتا ہے تو سورج نکلتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا سورج اُن ہی کے دلوں میں طلوع ہوتا ہے جو اپنی ناجائز آرزوؤں کا خون کرتے رہتے ہیں اور ان کے دل کے چاروں اُفق مشرق، مغرب، شمال، جنوب لال ہو جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنے عاشقوں کے قلوب میں ہر طرف سے اپنے قرب کا سورج طلوع فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پر فدا ہونے کا صحیح راستہ

دیکھو دوستو! اگر اللہ پر فدا نہ ہوئے تو کس پر فدا ہو گے؟ ان مرنے والوں پر؟ فدا

ہونے کی دو ہی فیلڈ ہیں یا تو مولیٰ پر فدا ہو جاؤ یا لیلیٰ پر۔ اگر لیلیٰ پر فدا ہوئے تو کیا حاصل۔ اگر ابھی تمہارے گردے بے کار ہو جائیں تو ہے کوئی لیلیٰ جو تمہارے کام آئے، وہ تمہیں صحت دے سکتی ہے جس کو رات دن دیکھتے تھے؟ کراچی میں ایک دوست میرے پاس آیا، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا گھر کہاں ہے؟ اس نے کہا منظور کالونی میں، تو میں نے کہا کہ منظور کالونی میں رہنا ناظر کالونی میں نہ جانا یعنی نظر کو خراب نہ کرنا، تو وہ صاحب بہت ہنسے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ایک اصلاحی شعر ہو گیا ؎

اختر وہی اللہ کا منظورِ نظر ہے
دنیا کے حسینوں کا جو ناظر نہیں ہوتا

عشقِ مجازی میں بے سکونی ہے

یہ نہ سمجھو کہ اللہ والوں کے سینوں میں دل حسّاس نہیں ہوتا، جو صوفی یہ کہے کہ ہم کو ساری لڑکیاں بجلی کا کھمبا معلوم ہوتی ہیں تو سمجھ لو کہ اس کا کھمبا کمزور ہے، اللہ والوں کے دل میں حسن و عشق کا سنگم اور دریا بہتا ہے لیکن وہ اللہ کے نام پر اپنی خواہشات کو ذبح کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ہر لمحۂ حیات ان کی روح و جان و زندگی پر زندگی برستی رہتی ہے۔ حکیم الامت کے اکثر وعظ میں یہ شعر آپ پائیں گے ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

جو لوگ اپنی خواہش کو کاٹتے رہتے ہیں عالمِ غیب سے ان کی جان پر بے شمار جانیں برستیں ہیں، ان کی زندگی پر بے شمار زندگیاں برستی ہیں، اور جو مرنے والوں پر مرتے ہیں ان کے اوپر بے شمار موت برستیں ہیں، ان کے پاس رہ کر دیکھ لو، وہ کروٹیں بدلتے ہیں، بے چین تڑپتے رہتے ہیں، نیند نہیں آتی تو ویلیم فائیو کھاتے ہیں۔ اس پر میں کہتا ہوں کہ کیوں دیکھی کسی کی وائف کہ کھانی پڑی ویلیم فائیو اور خراب ہو گئی تمہاری لائف اور ہر وقت چبھتا ہے جگر میں اس کا نائف۔ واللہ! قسم کھا کر اختر کہتا ہے بحیثیت ایک مربی اور ایک مسلمان کے، میں ستر سال کی

عمر تک طبیب بھی رہا ہوں، حکمت بھی کی ہے، آج تک میرے پاس جتنے نوجوان بچے آئے سب نے یہی کہا کہ ان لیلاؤں نے مجھے مار ڈالا ؎

مار ڈالا تماش بینوں نے
زہر کھلوا دیا حسینوں نے

ہم پریشان ہیں، نیند تک نہیں آرہی۔

ولی اللہ بننے کا آسان طریقہ

جس نے مولیٰ کو چھوڑا اور غیر اللہ سے دل لگایا تو حکیم الامت تھانوی کے الفاظ ہیں۔ سن لو اے جوانو! آج رومانٹک دنیا کا بہت بڑا سیلاب آرہا ہے، جو اس کا علاج نہیں بیان کرے گا سمجھ لو کہ وہ طریق سے واقف نہیں ہے، رومانٹک دنیا کا سیلاب بہہ رہا ہے، ہر طرف بے پردگی و عریانی ہے۔ لہٰذا آج کل ولی اللہ بننا بہت آسان ہے، ہر وقت نظر بچاؤ اور ایمانی حلوہ کھاؤ۔ حدیث شریف کا وعدہ ہے کہ جو نظر بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں حلاوتِ ایمانی عطا کرتا ہے۔ اور محدثِ عظیم ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ حلاوتِ ایمانی دیتا ہے تو واپس نہیں لیتا فِیْهِ اِشَارَةٌ اِلٰی بَشَارَةِ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ [۲] تو معلوم ہوا کہ نظر بچانے سے ایمان پر خاتمہ بھی نصیب ہوگا، اور جو نظر نہیں بچاتے ان کا خاتمہ بھی خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

عشقِ مجازی کے سبب سوءِ خاتمہ

علامہ ابنِ قیم جوزی کا ایک واقعہ حکیم الامت نے اپنے وعظ میں نقل فرمایا ہے کہ ایک شخص نے ایک حسین کو دیکھا، اس کے دل میں اس کی شکل اُتر گئی، جب مرتے وقت اس شخص کو کلمہ پڑھایا گیا تو اس ظالم نے کہا ؎

رِضَاكَ اَشْهٰى اِلٰى فُؤَادِىْ
مِنْ رَحْمَةِ الْخَالِقِ الْجَلِيْلِ [۳]

---

۲ مرقاۃ المفاتیح: ۱/۴۷، کتاب الایمان، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

۳ الجواب الکافی لابن القیم الجوزیۃ

اے معشوق! اے محبوب! تیرا خوش ہونا مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زیادہ عزیز ہے اور وہ اِسی کفریہ جملے پر مر گیا۔ اس لیے یاد رکھو کہ غیر اللہ کو دل سے نکالو ورنہ موت کے وقت کلمہ کے بجائے یہی نکلنے کا اندیشہ ہے کہ کوئی حسین لاؤ۔ جب ہم ساری زندگی مرنے والوں پر مرتے رہے تو اب زندہ حقیقی کا کلمہ کیسے نکلے گا؟

اللہ تعالیٰ گناہوں کے انبار معاف کرنے پر قادر ہیں

اس لیے اگر اطمینان سے رہنا ہے، چین سے رہنا ہے، پُر سکون رہنا ہے، بالطف رہنا ہے تو اعمالِ صالحہ کی فکر کرو اور اگر کبھی گناہ ہو جائے تو جلدی سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلو، توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ بگڑی بنا دیتا ہے۔ جب خطا ہو جائے اللہ سے خوب روؤ، اللہ تعالیٰ کبھی یہ نہیں فرمائیں گے کہ کب تک تمہاری توبہ قبول کروں، میں تمہاری توبہ قبول کرتے کرتے تھک گیا ہوں، اللہ تھکتا نہیں ہے، ایک کروڑ گناہ کو بھی اللہ معاف کرنے پر ویسے ہی قادر ہے جیسے کسی کے ایک گناہ کو معاف کر دے۔ کسی کا ایک گناہ ہو یا کسی کے دس کروڑ گناہ اللہ کو معاف کرنا کچھ مشکل نہیں، اللہ کی ہر صفت غیر محدود ہے۔

وصول الی اللہ کا راستہ

مولیٰ کا راستہ بتلا رہا ہوں، اگر مولیٰ چاہتے ہو تو نظر کی حفاظت کرو اور دل کی حفاظت کرو، دل میں بھی گندے خیالات مت لاؤ۔ ایسے دل میں مولیٰ آئے گا جس میں مُردے پڑے ہوئے ہیں؟ اگر یہاں کفنائے ہوئے کچھ مردے پڑے ہوں اور خانقاہ کا ناظم آپ کے لیے کباب اور بریانی کی دعوت کا اعلان کر دے تو آپ کہیں گے کہ یہاں جو مردے پڑے ہوئے ہیں ان کی موجودگی میں مجھ سے کھانا نہیں کھایا جائے گا، مجھے قے ہو جائے گی، لہٰذا جن کے دل میں مردے لیٹے ہوئے ہیں، غیر اللہ یعنی حسینوں کی محبت گھسی ہوئی ہے، بتاؤ! یہ حسین مردے ہیں کہ نہیں؟ یہ کسی دن مریں گے یا نہیں؟ دیکھ لو لیلیٰ کی قبر کھود کر اور مجنوں کی قبر کھود کر، نہ لیلیٰ کا نمک پاؤ گے نہ مجنوں کی سوکھی ہوئی ہڈیاں ملیں گی جو لیلیٰ کے غم میں رو رو کر لاغر ہو گیا تھا، نہ ساغرِ لیلیٰ ہے نہ لاغرِ مجنوں ہے۔

عشقِ مجازی عذابِ الٰہی ہے

اس لیے حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جملہ نوٹ کرلینا کہ غیر اللہ کو دیکھنا اور دل لگانا یعنی عشقِ مجازی عذابِ الٰہی ہے۔

یاد رکھو! میں یہ مضمون سارے عالم میں بیان کررہا ہوں اور جو جوان بچے ہیں آج میرا شکریہ ادا کررہے ہیں اور جو بڈھے ریٹائرڈ ہوگئے یا آؤٹ آف اسٹاک ہیں وہ بھی اس کو غیر ضروری نہ سمجھیں، اپنی امت کے جوانوں کی حفاظت کو بھی ضروری مضمون سمجھیں مگر حکیم الامت نے فرمایا کہ بڈھوں کو بھی نظر بچانا چاہیے کیوں کہ بڈھی کار کی بریک میں لوزنگ آجاتی ہے، بریک مارتا ہے یہاں اور رکتی ہے وہاں دس قدم کے بعد۔ لہٰذا بڈھوں کو بھی نظر بچانا چاہیے کیوں کہ نظر میں کچھ خرچہ بھی نہیں ہوتا لیکن یہ آنکھوں کا زِنا ہے، آنکھوں کا زِنا نظر بازی ہے، یہ کس کا ارشاد ہے؟ سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو نظر نہیں بچاتا آنکھوں کا زِنا کرتا ہے۔ آنکھوں سے زِنا کرنے والا ولی اللہ ہوسکتا ہے؟

بد نظری احمقانہ گناہ ہے

حکیم الامت فرماتے ہیں کہ بد نظری احمقانہ گناہ ہے، بے وقوفی کا گناہ ہے کیوں کہ نظر باز کچھ نہیں پاتا، نہ ملنا نہ جلنا دیکھ کر تڑپنا، پرایا مال دیکھ کر دل تڑپانا اور اپنے کو جلانا اور کچھ نہ پانا، پائے گا وہی جو اپنی حلال کی ہے اور جس کی حلال کی بیوی بھی نہیں ہے وہ کہاں جائے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ نظر بچاؤ، ان شاء اللہ ہائے ہائے ختم ہوجائے گی اور وسوسہ تک نہیں آئے گا، یہ سارا مرض بد نظری سے ہوتا ہے، نہ دیکھو کسی کا نمک، نہ چمک، نہ اس کی دمک، نہ تمہارے ایمان کو کھائے دیمک، اور ایک ایک نظر بچانے میں اتنا مزہ آئے گا ان شاء اللہ۔ واللہ! قسم کھا کے کہتا ہوں کہ ہر نظر بچانے پر حلاوتِ ایمانی کا وعدہ ہے، آپ کے سینے میں نور کا دریا بہے گا اگرچہ خون کا دریا نفس میں بہہ رہا ہے، جب نفس میں خونِ آرزو کا دریا بہتا ہے تو روح میں نور کا دریا بہتا ہے۔

بے کلی سے نجات کی راہ

جو لوگ تقویٰ سے رہتے ہیں، حسینوں سے نظر کو بچاتے ہیں، چاہے ہوائی جہاز میں ایئر ہوسٹس ہو یا ریلوے اسٹیشن پر یا مارکیٹنگ کرتے ہوئے انار کلی میں، کسی کلی کو نہیں دیکھتے تو وہ بے کلی میں نہیں رہتے، اللہ تعالیٰ ایسے دلوں کو پُر بہار رکھتا ہے جو اللہ کے لیے اپنی جان کو فدا کرتے رہتے ہیں۔ مولیٰ سے بڑھ کر کون ہے وہ ذات جس پر ہماری جان فدا ہو۔ ابھی جوانی سنبھال لو کیوں کہ جوانی کی عادتیں اگر خراب ہو جائیں گی تو بڑھاپے تک اصلاح مشکل ہو جائے گی۔

گناہوں سے جلد توبہ کریں

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک محلے میں کسی گھر کے دروازے پر ایک کانٹے دار درخت اُگ گیا، محلے والوں نے گھر والے سے کہا کہ جلدی اُکھاڑو، اس نے کہا کہ کل اُکھاڑوں گا، جب کل آئی تو پھر کہا کہ کل اُکھاڑوں گا، کل کل کرتے ہوئے ایک سال ہو گیا اور درخت کی جڑ مضبوط ہو گئی اور اُکھاڑنے والا کمزور ہو گیا، اب درخت اُکھاڑ رہا ہے تو پسینے پسینے ہو رہا ہے۔ پس توبہ کرنے میں جتنی دیر کرو گے بُری عادتوں کی جڑ گہری ہوتی جائے گی پھر گناہوں کی اصلاح مشکل ہو جائے گی لہٰذا بہت جلد توبہ کرو اور بُری عادتوں کی جڑ مضبوط نہ ہونے دو۔

نکالو یاد حسینوں کی دل سے اے مجذوب
خدا کا گھر پئے عشقِ بتاں نہیں ہوتا

کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی عجیب شرح

دل اللہ کا گھر ہے بتوں کا مندر نہیں ہے لہٰذا جلد غیر اللہ سے جان چھڑاؤ یہ لَآ اِلٰہَ ہے اور اللہ سے دل چپکاؤ یہ اِلَّا اللہ ہے، یہ کلمہ کی تعریف ہے لیکن غیر اللہ سے جان چھڑانا اور دل کو اللہ سے چپکانا، یہ کیسے ہو گا؟ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر، یہ کلمہ کی تفسیر ہے۔ تو ہمارا ہر عمل سنت کے مطابق ہو۔ اب ایک شخص عصر کے بعد نفلیں پڑھ رہا ہے جبکہ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ عصر کے بعد نفل نماز جائز نہیں لیکن یہ کہہ رہا ہے کہ ہم تو اللہ میاں سے دل کو خوب چپکا رہے ہیں، اس کا یہ عمل مقبول نہیں،

عمل وہ مقبول ہے جو سنت کے مطابق ہو، سنت کے خلاف کوئی عمل مقبول نہیں۔ اس لیے ہر عمل سنت کے مطابق ہو۔

نقشِ قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

گناہ کرنا اللہ تعالیٰ سے بے وفائی ہے

اور سن لو کہ گناہ کرنا اللہ سے بے وفائی بھی ہے۔ جو شخص نافرمانی کرکے حرام خوشیاں اپنے قلب میں امپورٹ کرتا ہے یہ حرام خور اور نمک حرام ہے۔ جو اللہ کی ناخوشی کی راہوں سے اپنے دل میں حرام خوشی لاتا ہے یہ شخص خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں بے وفا ہے، آپ خود بتائیے بے وفا ہے یا نہیں؟ کیوں کہ کھاتا ہے اللہ کی اور گاتا ہے نفس و شیطان کی، اس کو روٹی کون دیتا ہے؟ اگر دو دن روٹی نہ ملے تو نظر آئے گا کوئی حسین؟

مصیبت میں عشقِ مجازی کا بھوت اتر جاتا ہے

حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ دمشق میں عشق بازی کا رواج بڑھ گیا تو اللہ نے اس کے عذاب میں قحط ڈالا، بارش بند ہوگئی اور غلہ ختم ہوگیا، جب دس پندرہ دن کھانا نہیں ملا تب مولانا سعدی شیرازی فرماتے ہیں کہ ان عاشقوں سے پوچھا گیا کہ روٹی لاؤں یا معشوق؟ تو انہوں نے کہا معشوقوں کے منہ پر جھاڑو مارو اور روٹی لاؤ، آج تو روٹی کا چوما لینے کو جی چاہتا ہے، ہمیں گال وال نہیں چاہئیں، گال سے تو ہم بدحال ہو رہے ہیں، اس وقت ہمیں روٹی اور شیر مال چاہیے۔ آہ دوستو! جو اللہ رزق دیتا ہے اس کی روٹی کھا کر گناہ کرنے والا نہایت ہی بے وفا ہے۔

اللہ کے عاشقین باوفا ہوتے ہیں

اب سنو کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا ترجمہ جو میرے قلب کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ کُوْنُوْا مَعَ الْعَاشِقِیْنَ میرے عاشقوں کے ساتھ رہو۔ اب اس کا ثبوت بھی تو ہونا چاہیے

کہ جتنے متقی بندے ہیں سب باوفا ہیں، اللہ کے سب عاشقین باوفا ہیں، بغیر عشق کے کوئی باوفا ہو ہی نہیں سکتا۔ دلیل سنیے! جب کچھ لوگ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ جو اسلام سے مرتد ہو گئے یہ بے وفا ہیں، ان کے مقابلے میں ہم ایک قوم پیدا کریں گے جو اہلِ محبت ہو گی فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ[۴] ہم مرتد ہونے والے، بے وفاؤں اور غدّاروں کے مقابلے میں اہلِ وفا پیدا کریں گے۔ دلیل کیا ہے؟ یُحِبُّھُمْ اللہ ان سے محبت فرمائیں گے وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اور وہ اللہ سے محبت کریں گے۔ علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو پہلے کیوں بیان کیا اور صحابہ کی محبت کو بعد میں کیوں نازل کیا اس میں کیا راز ہے؟ راز یہ ہے کہ صحابہ کو معلوم ہو جائے اِنَّھُمْ یُحِبُّوْنَ رَبَّھُمْ بِفَیْضَانِ مَحَبَّۃِ رَبِّھِمْ[۵] اے صحابہ! یہ جو تم اپنے رب سے محبت کر رہے ہو یہ تمہارے رب کی محبت کا فیضان ہے، تمہارے رب کی محبت کا صدقہ ہے، یہ ان ہی کا کرم ہے ؎

مری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

اسی لیے اللہ نے اپنی محبت کو مقدم فرمایا۔ ایک بزرگ نے اسی مضمون کو بیان کیا ؎

محبت دونوں عالم میں یہی جا کر پکار آئی
جسے خود یار نے چاہا اسی کو یادِ یار آئی

اللہ کا باوفا بندہ کیسے بنیں؟

تو یہ اہلِ وفا، اہلِ محبت کون ہیں؟ جو اہلِ محبت کے ساتھ رہے گا اہلِ وفا بننے کی نیت سے، سموسے پاپڑ کھانے کے لیے نہیں، طرح طرح کے پہاڑ اور مناظر کو دیکھنے کے لیے نہیں، جو خالقِ مناظرِ کائنات کے لیے سفر کرتا ہے اور جان کی بازی لگاتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنی جان

[۴] المآئدۃ:۵۴

[۵] روح المعانی:۱۹۲/۶، المآئدۃ (۵۴)، دار احیاء التراث، بیروت

پر اللہ کے راستے کا غم نہیں اٹھاتا اور اپنی جان کو اللہ پر فدا نہیں کرتا، اس ظالم کو روٹیاں کھا کر جان بنانا جائز نہیں کیوں کہ اس کی جان غیر اللہ پر فدا ہو رہی ہے، جان بنانا اُن کے لیے جائز ہے بلکہ مستحب ہے بلکہ فرض ہے جو اللہ پر فدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو اللہ کی روزی کھا کر غیر اللہ پر مرتا ہے اور نظر بازی کرتا ہے یہ جان نالائق جان ہے اور ایسے شخص کے لیے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی ہے، مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے:

لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ[۲]

اے اللہ! لعنت فرما اس شخص پر جو نظر بازی کرتا ہے یعنی اسے اپنی رحمت سے دور کر دے جو حسینوں کو تاک جھانک کرتا ہے۔ تو نبی کی لعنت جس پر رہے گی وہ چین پائے گا؟ اس کو چین ملے گا؟ اسی لیے کہتا ہوں کہ واللہ ثم واللہ ثم واللہ! جتنے رومانٹک دنیا والے ہیں اور حسینوں کے چکر میں ہیں، وی سی آر دیکھتے ہیں یا سینما دیکھتے ہیں یا ننگی فلمیں دیکھتے ہیں ان کے سر پر قرآن شریف رکھ کر پوچھو کہ تم چین سے ہو یا پریشان ہو، اور اللہ والوں سے پوچھو، جو توبہ کر کے خانقاہوں میں آ گئے ان سے پوچھو کہ خانقاہوں میں آ کر تم کو کیا مزہ ملا؟ مولیٰ کے ملنے سے تم کو کیا مزہ ملا؟ اور لیلیٰ کے ملنے سے تم کو کیا سزا ملی؟ ایک طرف سزا ہے اور ایک طرف مزہ ہے۔

اس لیے دوستو! اللہ پر مرنا سیکھو، جو اللہ پر مر رہے ہوں اُن اہلِ وفا کی صحبت میں رہو، اللہ تعالیٰ نے بے وفاؤں کے مقابلے میں اہلِ محبت کی جو آیت نازل فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ اہلِ محبت کبھی بے وفا نہیں ہو سکتے، اگر محبتِ کاملہ ہے خالی ناقص محبت نہیں، لہٰذا اہلِ محبت کی صحبت میں رہو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ اہلِ وفا ہو جائیں گے بشرطیکہ نیت بھی ہو اہلِ وفا بننے کی، خالی دستر خوان پر ٹھونسنے کے لیے حرام خوری کے لیے نہ رہو، اگر جان بناتے ہو تو جان کی بازی لگانا بھی سیکھو، جو رزق کھاتا ہے اس پر جان دینا فرض ہے کہ جب اللہ کی کھاؤ تو اللہ کی گاؤ، یہ کیا بات کہ کھاتے اللہ کی ہو اور طاقت اللہ کی روٹی سے لیتے ہو اور طاقت کو اللہ کے غضب اور ناراضگی کے اعمال میں استعمال کرتے ہو۔ اللہ نے تقویٰ کی ہمت دی ہے، طاقت دی ہے، اگر گناہ سے بچنے کی طاقت نہ ہوتی تو تقویٰ فرض ہی نہ ہوتا کیوں کہ کمزوروں پر

---

[۲] کنز العمال: ۷/۳۳۸، (۱۹۱۶۲)، فصل فی احکام الصلٰوۃ الخارجۃ، مؤسسۃ الرسالۃ

تقویٰ فرض کرنا ظلم ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے لہٰذا سب کے اندر طاقت موجود ہے۔

اگر کوئی کہے کہ صاحب میں حسینوں کو دیکھ کر بالکل پاگل ہو جاتا ہوں تو ایک ایس پی پستول سے نشانہ لیے ہوئے کھڑا ہو اور اس نظر باز سے کہے کہ سنا ہے آپ کو نظر مارنے کی بہت عادت ہے، یہ میرا حسین بیٹا ہے اور یہ میری حسین بیٹی ہے، اب ذرا انہیں دیکھ کر دکھاؤ، تب وہ کہے گا کہ صاحب! میرا سارا بھوت اُتر گیا، مجھے نظر بچانے کی پوری طاقت ہے۔ یہ سب بد مستی ہے، یہ خدا کے قہر کے سائے میں ہے۔

مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جس کو خدا اپنے قہر اور عذاب میں مبتلا کرتا ہے وہی یہ سب بد معاشی کی، نظر بازی کی باتیں کرتا ہے، غیر اللہ سے وہی دل لگاتے ہیں جن پر خدا کا عذاب ہوتا ہے۔ مگر یہ عجیب مرض ہے کہ جب تک جان نہیں لڑائے گا جان نہیں چھڑا سکتا۔ یہ جملہ یاد رکھ لینا کہ جو جان لڑا دیتا ہے وہ جان چھڑا لیتا ہے، جب جان کی بازی لگانے کا ارادہ کرلو کہ جان دے دیں گے مگر اللہ کو ناراض نہیں کریں گے، تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ ولی اللہ ہو جائیں گے اور اللہ کی مدد بھی آجائے گی۔

بس اب دعا کرلو کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہلِ محبت بنائے، اہلِ وفا بنائے، وفاداری عطا فرمائے، نالائق بندگی اور نافرمانی کی زندگی سے اللہ ہم کو پاک فرما کر فرماں بردار بنا دے، باوفا بنادے، اللہ والا بنادے اور اللہ والوں کی صحبت میں رہنے کی توفیق بھی دے، خالی جمعہ جمعہ آٹھ دن صحبت سے فائدہ نہیں ہوتا، اللہ والوں کے ساتھ رہنے کے لیے ایک زمانہ چاہیے، ان شاء اللہ پھر دیکھو کیسے اللہ والے نہیں بنتے۔ جو اللہ والوں کا بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے پیار کرتا ہے۔

بخاری شریف کی شرح میں ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ یہ ابھی ہمارا پورا نہیں بنا مگر ہمارے کا ہمارا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنا بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ والی حیات عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا بنا لے اور میری حاضری کو قبول فرمائے اور جتنے لوگ بیٹھے ہیں اللہ اختر کو، میری اولاد ذُرّیات کو، آپ سب کو اور احبابِ حاضرین کو بھی اور احبابِ غائبین کو بھی اور آپ سب کی اولادوں کو بھی اور گھر والوں کو بھی نسبتِ اولیائے صدیقین عطا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

انسان یا تو دنیا پر فنا ہوتا ہے یا خدا پر۔ دنیا پر فنا ہونے والے کی قدر و قیمت مرنے کے ساتھ ہی مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتی ہے اور خدا پر مرنے والا دنیا میں بھی عزت اور عافیت سے رہتا ہے اور مرنے کے بعد بھی آخرت کا میدان اس کے ہاتھ رہتا ہے۔ خدا پر فنا ہونے کو تصوف کی اصطلاح میں سلوک کہتے ہیں یعنی اللہ تک پہنچنے کا راستہ۔ عربی میں طریق راستے کو کہتے ہیں، طریق محبت کا مطلب ہے محبت کا راستہ۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ ''طریق محبت'' میں قرآن وحدیث کے دلائل سے مدلل اللہ تک پہنچنے کا راستہ محبت کے ذریعے طے کرنے کے عجیب وغریب کیمیا اثر نسخے بیان فرمائے ہیں جن پر عمل کر کے صدیوں سے لوگ اللہ والے ہو رہے ہیں۔ اس وعظ میں حضرت اقدس نے اس راستے کو آسان کرنے والی سب سے معاون چیز صحبت اہل اللہ قرار دی ہے جب کہ اس راہ کو کھوٹا کرنے والی سب سے خطرناک چیز جس سے خبردار کیا ہے وہ گناہوں کا صدور ہے۔

www.khanqah.org

AW085